OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u14.v5.04(21)167-180

مولانا عبیداللہ سندھی کا نظریہ اخلاق اور تشکیل معاشرت (عصری تناظر میں)

Maulana Obaidullah Sindhi's Theory of Ethics and the Formation of Society (In Modern Context)

Waqar Ahmed
Lecturer Islamiyat, Government Degree College Khanpur, Haripur.

Dr. Shah Moinuddin Hashmi
Chairman, Department of Seerat, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Received on: 16-10-2021 Accepted on: 17-11-2021

Abstract
Molana ubaidullah Sindhi was a unique scholar of Islam. He embraced Islam when he was quite young.he got his education while he was in Sindh from Hafiz Muhammad siddique who was titled by Syed ul aarifeen and during the study at deoband India he got his education from molana Mahmood Hassan deobandy famous for his title sheikh ul hind. He pondered in Quran and philosophy of Shah Walli Ullah throughout his life ND extracted laws and orders from it. He discussed ethics and philosophy in his discourses. He kept in mind Quran and philosophy of Shah Walli Ullah and its contemporary interpretation while discussing ethics and philosophy. In this article have analyses the thoughts of Molana Sindhi and tried to explain his point of view on philosophy of ethics from his discourses. The article is decided into four topics:
1. Definition and importance of ethics and study of ethics.
2. Basic features of ethics and molana Sindhis point of view.
3. Role of ethics in construction of society in view of molana Sindhi.
4. Point of view of molana Sindhi on typical ethical practices.
At the end results of research are given in the topic naming "Al hasil".
Keywords: Shah wali ullah ,molana ubaidullah ,ethics and philosophy of ethics.

خلاصہ مقالہ

مولانا عبیداللہ سندھی برصغیر کے ایک منفرد عالم تھے، جو کہ اپنی نو عمری میں ہی مسلمان ہو گئے تھے، مولانا نے سید العارفین حافظ محمد صدیق سے سندھ میں اور شیخ الہند مولانا محمود حسن سے دیوبند میں تعلیم حاصل کی، وہ شیخ الہند کے شاگرد اور رفیق خاص تھے۔

مولانا عبیداللہ سندھی عمر بھر قرآن حکیم اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے فلسفہ پر غور و فکر کرتے رہے، اور ان سے عملی زندگی کے لیے مختلف احکام و قوانین اخذ کیے، مولانا نے اپنی تحریرات و تقریرات میں اخلاق اور فلسفہ اخلاق پر متعدد مواقع پر گفتگو کی۔ اخلاق و فلسفہ اخلاق پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا کے پیش نظر قرآن حکیم، فلسفہ شاہ ولی اللہ اور ان کی عصری تطبیق تھی۔

زیر نظر مقالہ میں مولانا کے خیالات کا ہی تجزیہ کیا گیا ہے، اور مولانا کی عبارات سے اخلاق و فلسفہ اخلاق کے متعلق مولانا عبیداللہ سندھی کے نقطہ نظر کو واضح کرنے کی کوشش کی گی ہے۔

مقالہ کو درج ذیل چار مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحث اول: اخلاق اور علم اخلاق کی تعریف، واہمیت

مبحث دوم: اخلاق کے اصول و مبادی: مولانا سندھی کی عمومی آراء

مبحث سوم: تشکیل معاشرت میں اخلاق حسنہ کا کردار، مولانا عبید اللہ سندھی کی آراء

مبحث چہارم: بعض خاص اخلاقی اعمال پر مولانا عبید اللہ سندھی کی آراء

آخر میں "الحاصل" کے عنوان سے نتائج بحث پیش کیے گئے۔

مقالہ میں استعمال ہونے والے اہم الفاظ:

شاہ ولی اللہ، مولانا عبید اللہ سندھی، اخلاق و فلسفہ اخلاق، طہارت، اخبات، سماحت، عدالت، قرآنی اخلاقیات، انسانیت عامہ کا تزکیہ، عدل، احسان، اقامت عدل، تہذیب نفس،

تمہید

قوموں کی زندگی میں اخلاق بڑی بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اسی سے قومی معیارات کا تعین ہوتا ہے۔ اخلاق سے ہی قومیں بنتی اور بگڑتی ہیں، چنانچہ ہر بڑے عالم نے اخلاق اور فلسفہ اخلاق کو موضوع بحث بنایا ہے۔ برصغیر کے بڑے اہل علم میں سے مولانا عبید اللہ سندھی نے اپنی تحریرات و تقریرات میں اخلاق و فلسفہ اخلاق پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں مولانا کے اخلاق و فلسفہ اخلاق کے بارے خیالات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مقالہ کو درج ذیل چار مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحث اول: اخلاق اور علم اخلاق کی تعریف، واہمیت

مبحث دوم: اخلاق کے اصول و مبادی: مولانا سندھی کی عمومی آراء

مبحث سوم: تشکیل معاشرت میں اخلاق حسنہ کا کردار، مولانا عبید اللہ سندھی کی آراء

مبحث چہارم: بعض خاص اخلاقی اعمال پر مولانا عبید اللہ سندھی کی آراء

مبحث اول: اخلاق اور علم اخلاق کی تعریف، واہمیت

اخلاق عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے حروف اصلیہ "خ ل ق" ہے۔ اس کا لفظی معنی، طبیعت اور عادت کیا جاتا ہے، اخلاق سے مراد عادتیں، خصلتیں، خاطر مدارت، آو بھگت پسندیدہ طور طریقے، اچھا برتاؤ اور شریفانہ سلوک وغیرہ ہے۔

"علم الاخلاق سے مراد وہ علم ہے، جس میں معاد و معاش، تہذیب نفس، سیاست اور مدن وغیرہ کی بحث ہو"۔[1]

انگریزی زبان میں اس کے لیے لفظ "Ethics" استعمال ہوتا ہے۔ The Oxford English Dictionary میں "Ethics" کی وضاحت سائنس آف مورال سے کی گئی ہے:

" The science of moral; The department of study concerned with the principles of human duty[2]"

اور "Encyclopedia Americana" میں Ethics کی تعریف یوں کی گئی ہے

" Ethicsis the branch of philosophy in which men attempt to evaluate and decide upon particular cause of moral action or general theories of conduct. [3]

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق:

"Ethics (From Greek ethos، "Character،) is the systematic study of the nature of value concepts، "good"، "bad"، "ought"، "right"، "wrong" e.t.c، and of the general principles which justify us in applying them to anything's; also called "Moral Philosophy (From Latin mores، "Custom")[4]

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"خلق نفس کی اس ہیئت راسخہ کا نام ہے، جس سے تمام افعال بلا تکلیف صادر ہوں، اگر یہ افعال عقلا اور شرعا عمدہ اور قابل تعریف ہوں تو اس ہیئت کو خلق نیک، اگر برے اور قابل مذمت ہوں تو اس ہیئت کو خلق بد کہتے ہیں۔"[5]

شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں:

"خلق انسان کی اس کیفیت کا نام ہے، جو اس کی طبیعت کے مختلف اوصاف کی جد وجہد کر کے اپنی جانب راجع کرے۔"[6]

ڈاکٹر خالد علوی کہتے ہیں:

"انسان کے مجموعی اعمال کا نام اخلاق ہے، اور خلق یا اخلاق کا اطلاق ان ہی عادات و اعمال پر ہو گا جو پختہ ہوں اور جن کا صدور بلا تکلف ہو" الغرض جو اعمال انسان کی طبیعت کا حصہ ہو، اور عادتا اس سے صادر ہوتے ہوں۔ وہی اس کے اخلاق شمار ہوں گئے۔ کیونکہ باتکلف اختیار کیے گئے امور وقتی ہوتے ہیں۔ ان میں مستقل مزاجی نہیں ہوتی، الا یہ کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ انسانی عادت کا حصہ بن جائیں۔

علم الاخلاق کی تعریف:

مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی لکھتے ہیں:

"---وہ علم جو بھلائی اور برائی کی حقیقت کو ظاہر، انسانوں کو آپس میں کس طرح معاملہ کرنا چاہیے، اس کو بیان، لوگوں کو اپنے اعمال میں کس منتہائے غرض اور مقصد عظمیٰ کو پیش نظر رکھنا چاہیے، اس کو واضح کرے، اور مفید اور کار آمد باتوں کے لیے دلیل راہ بنے۔ علم اخلاق کہلاتا ہے"[7]

علم الاخلاق کا موضوع:

مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی لکھتے ہیں:

"علم الاخلاق کا موضوع دو قسم کے اعمال ہیں:

1۔ وہ اعمال جو عامل کے اختیار وارادہ سے صادر ہوتے ہیں، اور عمل کے وقت وہ خوب جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے۔
2۔ وہ اعمال جو عمل کے وقت اگرچہ بغیر ارادہ صادر ہوتے ہیں، لیکن اختیار، شعور اور ارادہ کے وقت ان کے متعلق احتیاط برت سکتا ہے۔
اور یہی وہ اعمال ہیں، جن پر خیر اور شر یا اچھے اور برے ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ لیکن جو اعمال نہ تو ارادہ و شعور سے صادر ہوتے ہیں، اور نہ ان کے بارہ میں احتیاط برتی جاسکتی ہے، وہ علم الاخلاق کا موضوع نہیں بن سکتے۔"[8]

اخلاق کا دائرہ کار:

اخلاق انسان کی تمام زندگی کو حاوی ہے، کیونکہ انسان کی زندگی اور اس کے اعمال کی تقسیم ممکن نہیں، انسان کے تمام اعمال ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اور ہر عمل کسی دوسرے عمل یا فکر کا نتیجہ ہوتا ہے، چنانچہ انسانی زندگی کا ہر عمل کسی نہ کسی درجہ میں علم الاخلاق کے دائرہ کار میں آئے گا۔

پروفیسر بختیار حسین صدیقی اخلاقی قوت کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"جب خواہشات عقل کی اطاعت کی عادی ہو جاتی ہیں تو اس سے وہ ناقابل تسخیر قوت پیدا ہوتی ہے جسے ہم اخلاقی قوت کہتے ہیں۔ یہ قوت جتنی قوی ہوگی، اتنی ہی پختہ انسان کی سیرت اور اتنی ہی محکم اس کی شخصیت ہوگی۔ یہی وہ قوت ہے جو انسان کی مختلف اور متصادم خواہشات کو ایک اصول واحد کے تحت منظم کر کے اسے پُر سکون، پُر وقار اور باعزت زندگی کی مسرتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔"[9]

امام غزالیؒ اخلاق اور علم الاخلاق کا دائرہ کار اور بنیادی ارکان کو یوں بیان کرتے ہیں:

"خلق کے بنیادی ارکان چار ہیں: علم، غضب، شہوت اور عقل۔ ان ہی قوتوں کے اعتدال کا نام حسن خلق ہے۔ علم کی قوت کے اعتدال کا نام حکمت ہے۔ غضب کی قوت اگر افراط و تفریط سے پاک ہو تو اس کو شجاعت کہتے ہیں۔ قوت کے مختلف مظاہر ہیں۔ ہر مظہر کا نام جدا ہے۔ مثلاً خود داری، دلیری، آزادی، علم، استقلال، ثبات، وقار۔ یہ قوت جب افراط کی طرف مائل ہوتی ہے تو تہوّر بن جاتی ہے اور اس سے غرور، نخوت، خود پرستی، خود بینی وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور تفریط کی طرف جھکتی ہے تو ذلت پسندی، کم حوصلگی، بے طاقتی اور دنائت کے قلب میں ظاہر ہوتی ہے۔ شہوت کی قوت میں جب اعتدال ہوتا ہے تو اسے عفت کہتے ہیں۔ یہی صفت مختلف سانچوں میں ڈھل کر مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے، مثلاً جود، حیا، صبر، در گزر، قناعت، پرہیز گاری، لطیف مزاجی، خوش طبعی، بے طمعی وغیرہ۔ جب افراط و تفریط کی طرف مائل ہوتی ہے تو حرص، طمع، بے شرمی، فضول خرچی، ریا، اوباشی، رندی، تملق، حسد، رشک وغیرہ جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ عقل کی قوت معتدل رہتی ہے تو حسن تدبیر، جودتِ ذہن اور اصابت رائے پیدا کرتی ہے۔ جب اس میں افراط آتا ہے تو مکر، فریب، حیلہ سازی، عیاری کی صفات پیدا ہوتی ہیں اور تفریط ہوتی ہے تو حماقت، سادہ پن، نافہمی، عاقبت نااندیشی جیسے اوصاف رونما ہوتے ہیں۔"[10]

مبحث دوم: اخلاق کے اصول ومبادی: مولانا سندھی کی عمومی آراء

مولانا عبید اللہ سندھی قرآنیات کے ماہر عالم اور شاہ ولی اللہ کی قرآنی فکر کے امین تھے، چنانچہ انہوں نے اپنی تحریرات و تقریرات میں نظریہ اخلاق کا اصل الاصول قرآن حکیم کو قرار دیا ہے، قرآن حکیم کے اصول اخلاق کی توضیح و تشکیل میں انہوں نے شاہ ولی اللہ کی تشریحات کو بنیاد بنایا۔ مولانا کے شاگرد بشیر احمد لدھیانوی کے مطابق مولانا فلسفہ اخلاق میں شاہ صاحب کے نظریہ عدالت کے قائل تھے۔

قرآنی اخلاقیات کی اساسات:

مولانا کے نزدیک قرآنی اخلاقیات کی بنیاد دو چیزیں ہیں، قرآن اپنے ماننے والوں سے مطالبہ کرتا ہے، کہ ان دونوں کو اپنی زندگی میں لے آو، مولانا کہتے ہیں:

"قرآن دو چیزوں کا انقلاب پیدا کرتا ہے۔ 1۔ انصاف، 2۔ احسان، ایک کا نتیجہ (انسان) اس دنیا میں دیکھ لے گا اور دوسرے کا دوسری زندگی میں۔"[11]

نزول قرآن کا مقصد:

مولانا کے نزدیک قرآن کے نزول کے مقاصد میں سے اہم تر مقصد اعلیٰ اخلاق کی تکمیل اور انسانوں میں عدل و مساوات کا قیام ہے۔ مولانا کہتے ہیں:

"مختصراً قرآن کا مقصود اصلی انسانیت عامہ کا تزکیہ اور اس کا ارتقاء ہے، وہ تمام انسانیت کو اس بنیادی اصول و مقصد کی طرف لوٹانے آیا تھا، اس کا پیغام یہ تھا کہ سب انسان ایک ہیں، رنگ و نسل اور قوم کا فرق حقیقی نہیں، دھڑے بندیاں اور گروہ بنانے کی طبقہ وارانہ ذہنیت غلط ہے، قرآن نے زندگی کے یہی عالمگیر اور ناقابل تغیر اصول پیش کئے ہیں۔ ان کو اگر غور سے سمجھ لیا جائے تو ذہن وحدت انسانیت کی صحیح روح کو پالیتا ہے۔

اسی بناء پر قرآن نے اپنے ابتدائی عہد میں قیصریت اور کسرویت کو جو اس وقت استحصال بالجبر کی بدترین مظہر تھیں، ختم کرنے کی دعوت دی، اور اس کی جگہ ایسا نظام قائم کیا جس میں انسانی مساوات، ہر ایک سے انصاف اور اخوت، بنیادی اصول تھے، قرآن کی تمام تعلیمات کا دار و مدار ہمارے خیال میں انہی اعمال صالحات پر ہے اور چونکہ جب تک اعلیٰ اور بلند نصب العین انسان کے سامنے متعین نہ ہو اس سے اعمال صالحات کا ظہور ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے قرآن نے بار بار ایمان باللہ پر زور دیا ہے، یعنی ایمان باللہ نصب العین ہے اور مساوات، انصاف اور اخوت کے ذریعے انسانیت عامہ کی فلاح و بہبود اس نصب العین کو عمل میں لانے کا ذریعہ اور طریق ہے۔"[12]

اسی طرح تفسیر الہام الرحمن میں مولانا کہتے ہیں کہ اقامت عدل نزول قرآن کا مقصد ہے:

"زبانوں اور قومیات میں یگانگت تعلیم قرآن کا مقصد نہیں بلکہ مقصد اقامت عدل و تقویٰ ہے۔ اور یہ اختلاف السنۃ سے مختلف ہو سکتا ہے۔[13]

اخلاق کے بنیادی اصول:

اخلاق کے چار اصول ہیں، مولانا سندھی کہتے ہیں:

"اخلاق کے اصول چار ہیں (1) طہارت (2) اخبات (3) سماحت (4) عدالت اور ان اصولوں کی تہذیب چار اشیاء سے ہوتی ہے (1) ذکرِ الٰہی یعنی ہر وقت اپنے خدا کو یاد کرے اور اس پر بھروسہ رکھے (2) شکر یعنی دی ہوئی نعمت کی قدردانی کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے، (3) صبر یعنی اس میں استقلال اور ہمت آجائے عرب کہتے ہیں "الصبرمجموع الحماسةوالدماثة" یعنی ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرنا شرط ہے ورنہ ڈٹ کر کام کرنا حیوانات میں بھی ہے ------اور (4) چوتھا اصول تہذیب اخلاق کا۔ تعظیم شعائر اللہ کرنا وہ تین ہیں ایک بیت اللہ اور اس کے متعلقات صفا مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، ہدی، قلائد، اشہر حرم، حاجی بیت اللہ کا جب تک وہ گھر پہنچ جائے۔[14]

مولانا سندھی نے ان چار کے علاوہ ایک اصول بیان کیا ہے، اخلاق کی تطہیر و تزکیہ کے لیے ظاہری صفائی کو بنیاد قرار دیتے ہوئے سورۃ المدثر کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ،اپنے کپڑے صاف رکھو اور گندگی سے دور رہو۔

مفسرین کہتے ہیں کہ ثیاب سے اخلاق مراد ہیں۔ یہ کپڑا صاف رکھنا اخلاق صاف رکھنے کی تمہید ہے۔ جو قوم حکومت کرنا چاہتی ہے، اس کے اخلاق صاف ہونے چاہئیں، جس کا آغاز لباس کی صفائی سے ہوتا ہے۔ آگے طبعی طور پر معلوم ہوگا کہ اخلاق کے بغیر کپڑے صاف نہیں رہ سکتے۔ اگر بدن صاف نہ ہو تو کپڑا صاف کیسے رہ سکتا ہے؟ پس طہارت ظاہری انسانیت کا ابتدائی درجہ ہے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ گندگی سے پرہیز کرو۔ یہ البتہ اخلاق کی گندگی ہے۔"[15]

مبحث سوم: تشکیل معاشرت میں اخلاق حسنہ کا کردار، مولانا عبیداللہ سندھی کی آراء

اچھے اخلاق اور انسان دوستی:

مولانا عبیداللہ سندھی ایمان باللہ اور اعلیٰ اخلاق کا لازمی نتیجہ انسان دوستی اور خدمت خلق کو سمجھتے ہیں، مولانا کہتے ہیں:

"ایمان باللہ یا خدا پرستی کی ایک منزل انسان دوستی ہے، اگر آدمی یہ مانتا ہے کہ سارے انسان اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر اس کو خالق حقیقی سے محبت ہے، تو لازمی ہے کہ اس کی مخلوق سے بھی محبت ہو، اور اگر اسے مخلوق سے محبت نہیں، تو یہ سمجھ لو کہ وہ خدا کی محبت کے دعویٰ میں سچا نہیں، خدا پرستی کی پہچان اس دنیا میں تو یہی ہے کہ خدا پرست انسان کو خدا کے سارے بندوں سے محبت ہو، اور وہ خدا کی خوشنودی، اس کی مخلوقات کی خدمت اور اس کی بہبودی میں ڈھونڈے۔

ہمارے صوفیاء کرام نے تو خدا پرستی کی اس عملی شکل یعنی انسان دوستی کو اصل دین قرار دیا تھا، ان کا تو یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ جسے صرف اپنے گروہ اور جماعت سے محبت ہے، اور وہ دوسروں کو جو اس کے ہم عقیدہ نہیں، نفرت سے دیکھتا ہے وہ سچا موحد اور خدا پرست نہیں ہو سکتا وہ اپنی

تعلیمات میں ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ تمام انسانوں کو "عیال اللہ" (اللہ کا کنبہ) سمجھو، اور ان کا خود اپنا عمل بھی اس کا شاہد تھا، لیکن اس سے یہ خیال ہو کہ انہوں نے صواب و ناصواب اور ثواب و گناہ کی تمیز اٹھادی تھی۔ بے شک وہ نیکو کار کو اچھا سمجھتے تھے، لیکن غلط کار کا انہیں اس نیکو کار سے زیادہ خیال رہتا تھا، اور جس طرح ماں اپنے نافرمان بچے کے لیے زیادہ کڑھتی ہے اور اس کا اسے دوسروں سے زیادہ خیال ہوتا ہے، اسی طرح غلط کار کو سیدھے راستے پر لگانے کے لیے یہ خداپرست بزرگ بے قرار رہتے تھے۔"[16]

اسی بات کو علامہ محمد اقبال نے 1938ء میں نوروز کے موقع پر لاہور ریڈیو سے گفتگو کرتے ہوئے یوں بیان کیا ہے:

"انسان کی بقا کا راز انسانیت کے احترام میں ہے۔ جب تک دنیا کی تعلیمی طاقتیں اپنی توجہ کو احترام انسانیت کے درس پر مرکوز نہ کر دیں، یہ دنیا بہ دستور درندوں کی بستی بنی رہے گی۔ وحدت صرف ایک ہی معتبر ہے اور وہ بنی نوع انسان کی وحدت ہے، جو نسل، زبان، رنگ اور مقام سے بالاتر ہے۔---جب تک انسان اپنے عمل کے اعتبار سے "الخلق عیال اللہ" کا قائل نہ ہو جائے گا، انسان اس دنیا میں کامرانی کی زندگی بسر نہ کر سکے گا، اور اخوت، حریت اور مساوات کے الفاظ کبھی شرمندہ معنی نہ ہوں گے۔"[17]

مولانا کے نزدیک تہذیب اخلاق اور خالق کائنات سے تعلق کے نتیجے میں خدمت انسانیت اور عبادت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، مولانا کہتے ہیں:

"تہذیب اخلاق اور تعلق باللہ کا نتیجہ ہے کہ مسکینوں اور غریبوں کی خدمت کرنا اور ہر وقت نماز پڑھنا یعنی متوجہ الی اللہ ہونا"[18]

مولانا عبید اللہ سندھی قرآن حکیم اور دیگر آسمانی کتابوں کو وحدت انسانیت کی ترجمان کتابوں کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن حکیم کی عالم گیریت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ تمام انسانوں کی کتاب ہے۔ یہ انسانوں کے فطری رجحانات اور تقاضوں کو پورا کرنے والی کتاب ہے۔ مولانا کہتے ہیں:

"میرے نزدیک ساری آسمانی کتابیں دراصل وحدت انسانیت کی ترجمان ہیں۔ حقیقت شناس حکیم بھی اسی فکر کے مفسر تھے۔---قرآن مجید کے برحق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایسی تعلیم دیتا ہے، جو سب انسانوں کے فطری رجحانات کی آئینہ دار اور ساری نوع انسانی کے فائدے کے لیے ہے۔ لیکن اگر قرآن کو ایک فرقے یا گروہ کی کتاب بنادیا جائے تو پھر یہ ثابت کرنا کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور اس کی تعلیمات سب کے لیے ہیں اور ہر زمانے کے لیے ہیں، بڑا مشکل ہے۔ قرآن کی عالم گیریت محض اس بنا پر ہے کہ وہ کل انسانیت کی کتاب ہے۔"[19]

مولانا عبید اللہ سندھی کے نزدیک قرآن حکیم کا مقصد اصلی انسانیت عامہ کا تزکیہ وارتقاء ہے، مولانا کے نزدیک ایمان باللہ کے عقیدے وحدت انسانیت اور وحدت کائنات سب آجاتے ہیں۔ ایمان باللہ کی اہم منزل انسان دوستی ہے۔ انبیاء اور صوفیاء کا یہی مشن زندگی ہے۔ جہاد بھی اسی لیے ہے کہ انسانیت سے مضر معاشرہ اشیاء کو بزور قوت دور کر دیا جائے، اور انسانیت عامہ کو تکالیف و مصائب سے بچایا جائے۔

قومی حیات کی ضمانت:

مولانا کے نزدیک اعلیٰ اخلاق ہی قومی حیات و بقا کی بنیاد ہیں، فرماتے ہیں:

"تیسرا باب تہذیب اخلاق: یہاں سے قرآن کی اصل تعلیم شروع ہوتی ہے اور سب سے پہلے ان اخلاق کو پیش کیا جاتا ہے جو انفرادی حیثیت

سے ہر انسان میں پیدا ہونا ضروری ہیں، جو ان اصل واساس حیات ملی ہیں اور جن کی غرض وغایت یہ ہے کہ قوم میں صحیح کیرکٹر پیدا ہو، ساتھ ہی اس تعلیم گاہ کی جانب اشارہ کیا، جس میں داخل ہونے کے بعد ان کی اخلاق کی تشتہ وتولید ہو سکتی ہے۔"[20]

برے اخلاق جہنم اور نار جہنم:

مولانا کے نزدیک برے اخلاق جہنم میں آگ کے بڑے بڑے ستونوں کی صورتوں میں ظاہر ہوں گئے، جن سے ان اخلاق کے اصحاب کو سزا دی جائے گی۔ سورۃ الھمزہ کی تفسیر میں کہتے ہیں:

"اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ جہنم میں بڑے بڑے ستون ہیں، جن میں آگ ہے۔ یہ بھی مختلف بداخلاق ہیں، جب انسان اس کے پاس سے گزرتا ہے اس بداخلاق کو اس کے مماثل ستون سے آگ لگ جاتی ہے۔ اسی طرح تمام بداخلاقیاں نار بن جاتی ہیں۔--"[21]

روحانی کمال اور تزکیہ اخلاق:

تزکیہ اخلاق کو صوفیاء کے نزدیک بڑی اہمیت حاصل ہے، مولانا سندھی تزکیہ اخلاق کو روحانی کمالات کا واحد کسبی ذریعہ سمجھتے ہیں، مولانا فرماتے ہیں:

"انسان کے روحانی کمالات دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں: اخلاق کا تزکیہ (یخ را گذاشتیم آب شد)، حجر بحت (آب بخار شد)

پہلا حصہ کسبی ہے، دوسرا حصہ وہبی ہے۔ جس کے اندر خدا تعالیٰ استعداد دیکھتا ہے اسے دے دیتا ہے۔ استعداد کی موجودگی بے شک ضروری ہے مگر اس کے کسی فعل کا اجر نہیں ہوتا، اس لیے اسے وہبی کہتے ہیں۔"[22]

عبقات میں شاہ صاحب کی فکر کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا کہتے ہیں کہ مراتب کمال پانچ ہیں، اور ان میں سب سے پہلا مرتبہ اخلاق کی درستی ہے۔[23]

مبحث چہارم: بعض خاص اخلاقی اعمال پر مولانا عبید اللہ سندھی کی آراء

ذکر:

صوفیاء کرام اعلیٰ اخلاق کے حصول میں ذکر اور تعلق مع اللہ کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں، مولانا سندھی بھی ذکر کو یہی اہمیت دیتے ہوئے، لسانی ذکر سے آگے بڑھتے ہوئے انسان کے ہر قول وفعل اور ارادہ میں ذات باری تعالیٰ کی یاد کو ذکر کہتے ہیں۔ مولانا کہتے ہیں:

"انسان کا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے مراد ہے اس کے احکام کی پابندی کرنا اور اللہ کا انسان کو یاد کرنے سے مراد ہے اس کو حکومت عطا کرنی، ذکر کے معنی بلندی کے بھی ہیں اس صورت میں آیت کے معنی ہوں گے تم مجھے یاد کرو یعنی میری حمد کہو، میرے قوانین پر عمل کرو میں تمہیں بلند مراتب عطا کروں گا غرض ہر وقت انسان کی توجہ حظیرۃ القدس (بارگاہ اقدس) کی طرف ہونی چاہیے۔ تب جا کر اس کے دل میں اطمینان پیدا ہو گا اور وہ کامیابی کی طرف قدم اٹھائے گا۔"[24]

مولانا سندھی ایک صوفی عالم تھے، اس لیے وہ دیگر صوفیاء کی طرح ذکر کو بہت اہمیت دیتے ہیں، لیکن عمومی صوفیاء کی طرح مقاصد وفوائد ذکر کو

آخرت اور روحانی ترقی کے ساتھ محدود نہیں کرتے، بلکہ ذکر کے نتائج میں دنیاوی ترقی کو شمار کرتے ہیں۔

"انسان کا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے مراد ہے اس کے احکام کی پابندی کرنا اور اللہ کا انسان کو یاد کرنے سے مراد ہے اس کو حکومت عطا کرنی"[25]

صبر:

قرآن حکیم اور احادیث رسول ﷺ میں صبر کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے، صبر کو انسان کی کامیابی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کہتے ہیں:

"صبر: انسان اپنی زندگی میں اپنے روبرو ایک نصب العین رکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے لازمی امر ہے کہ اسے پروگرام پر عمل کرنے میں مشکلات اور مصائب کا سامنا بھی ہوگا مگر اسے چاہیے کہ اپنے پروگرام کی تکمیل میں مصروف رہے اور مشکلات سے نہ گھبرائے۔ اس کا نام صبر ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ جب یہ کامیاب ہو جائے گا اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے نہیں تو وہ خود لوگوں پر ظلم کرنے لگ جائے گا۔"[26]

بسا اوقات انسان مصائب میں صبر تو کرتا ہے، مگر بظاہر نتیجہ اس کے حق میں نہیں نکلتا، مولانا سندھی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 154 کی روشنی میں اس ظاہری ناکامی کو بھی کامیابی ہی بتاتے ہیں، کیونکہ صبر کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا، مولانا کہتے ہیں:

"اب بتلایا کہ صبر کرنا دو باتوں میں ضروری ہے فوری اور زبردست مصیبت میں مثلاً ایک آدمی اپنے پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہے اور مشکلات حاوی ہیں مگر وہ بالکل نہیں گھبراتا بلکہ بدستور اپنی کوشش میں لگا رہتا ہے اس کی ہمت اس کی مشکلات پر حاوی ہو جاتی ہے مگر بعض اوقات گو وہ حاوی ہوتا ہے مگر اس کی کسی کمزوری کے باعث دشمن اس پر غالب ہو جاتا ہے مثلاً اس کی قوت ارادیہ تو غالب ہے مگر اس کی جسمانی کمزوری کے باعث مصائب سے دب جاتا ہے گو اس کی قوت ارادہ نہیں دبتی۔ اس طرح وہ جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے (یعنی مر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے) قوت تو بہر حال زندہ ہے وہ اپنے پروگرام کی تکمیل میں فاتح ہوئی اس لیے اصلی معنوں میں زندہ ہے اور اپنی روحانی زندگی سے اپنے پروگرام کی تکمیل میں لگا رہتا ہے حکم ہوتا ہے کہ اس قسم کے انسان کو گو اس کا جسم الگ ہو گیا ہے اور اس وقت (بظاہر) زندہ نہ ہے اسے مردہ مت کہو کیونکہ وہ تو اپنی مراد کو پہنچ گیا اس کی زندگی سے دوسروں کو سبق ملتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا مقصد بنائیں اور اس پر گامزن ہوں اور وہ بھی عالم ملکوت میں پہنچ کر اس نظام عالم کی بڑی مشینری میں کام کرتا رہے گا۔"[27]

امانت ذریعہ عزت:

مولانا اعلیٰ اخلاق میں سے امانت کو ذریعہ عزت سمجھتے ہیں، فرماتے ہیں:

"عزت انسان میں آتی ہے، عقل سے اور امانت سے۔ سمجھدار ہی لوگوں کا اچھا فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ اسے ادا کرتا ہے تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ جس میں یہ دونوں چیزیں نہ ہوں، اس کی عزت کون کرتا ہے۔"[28]

ایفائے عقد اور مولانا سندھی:

اعلیٰ اخلاق میں وعدے کو پورا کرنے کی بڑی اہمیت ہے، قرآن حکیم اور سیرت طیبہ میں اس کی بہت تاکید ہے۔

وعدے کو پورا کرنا تقاضہ ایمان اور اجتماعیت کی ضرورت ہے:

مولانا عبید اللہ سندھی سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 1 کے پہلے جملے "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ" کی شرح میں فرماتے ہیں:

"یعنی ایفائے عقد: انسان عقد کا تحصیل معاش کے لیے ضرورت مند ہے۔ اور عقد اشتراک مع الجنس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اشتراک عقد وایفا کے بغیر تمام نہیں ہوتا۔ پس انسان جب زندگی گزارنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ایفاء عقد کا عزم کرتا ہے، اور اسے تقاضائے ایمان سمجھتا ہے۔ اور تجلی عقل و قلب ان کے اکمل واحسن مظاہر ہوتے ہیں۔ جس طرح ابتدائے اجتماعیت میں ایفاء عقود کا ضرورتمند ہے، اسی طرح وہ ایک حالت میں آکر اعلیٰ درجات تک نوع اجتماعیت میں ایفائے عقود کا ضرورت مند ہے۔"[29]

مسجد حرام کے احترام اور مرکزیت کو قائم کرنے کے لیے ایفائے عقود ضروری ہے:

مولانا فرماتے ہیں:

"---- گویا مسجد حرام کے گرد اجتماع قرآنی زمانہ میں عام حنفاء کے لئے اعلیٰ اجتماع ہے۔ اور مسجد حرام کے احترام میں بھی وہ ایفائے عقود کا ضرورتمند ہے۔ جس کا عقد امام ملت نے مع اپنے اتباع کے کیا تھا۔"[30]

ایفائے عقد روح اجتماعیت:

مولانا کے نزدیک انسانی سوسائٹی کے اتحاد واجتماعیت کی روح ایفائے عقد ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"گویا ایفائے عقود ابتداء اور انتہاء دونوں کے لحاظ سے روح اجتماعیت ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے "اُحِلَّتْ لَكُمْ الخ" احرام کے وقت شکار کا حرام ہونا، امام ملت کی اتباع میں عقود لازمہ میں سے ہے۔"[31]

برے اخلاق اور ان کے حاملین:

مولانا قرآن حکیم کی رو سے برے اخلاق والوں کو فاسقوں میں شمار کرتے ہیں، ان کے نزدیک فساق وفجار کے اخلاق انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے انسان دشمنی پر مبنی ہوتے ہیں، اور ان کے اخلاق سے تمام انسانیت کا نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرۃ میں آیت نمبر 27 کی روشنی میں فاسقوں کی تین نشانیاں شمار کرتے ہیں، 1۔ نقض عہد، 2۔ قطع رحمی، 3۔ فساد فی الارض، یہ تینوں اوصاف بد اخلاقی کی زمرے میں آتے ہیں۔[32]

انسانی معاشرے کو درست سمت میں چلانے کے لیے بنیادی امور:

مولانا عبید اللہ سندھی کے نزدیک انسانی معاشرے کو درست سمت پر گامزن کرنے اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے لازمی ہے کہ معاشرے کو ان امور سے بچایا جائے، جو کہ اعلیٰ اخلاق کی تباہی اور برے اخلاق کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ چنانچہ مولانا کے نزدیک درج

ذیل پانچ امور کا لحاظ ضروری ہے۔

"معاشرے کو حرص، بخل اور حسد سے بچانا: کیونکہ یہ وہ مذموم خصائل ہیں جو افراد معاشرہ کے دلوں میں اختلاف اور کشیدگی کو جنم دیتے ہیں۔---

بداخلاق لوگوں سے بچانا: بسااوقات معاشرے کے کچھ لوگ مخرب اخلاق عمل میں گرفتار ہو جاتے ہیں،---- چنانچہ ضروری ہے کہ وہ تمام ذرائع اختیار کیے جائیں جو انہیں ناپاک ارادوں سے باز رکھ سکیں۔ ورنہ قوی اندیشہ ہے کہ آگے چل کر وہ پورے معاشرے کی جڑیں کھوکھلی کر دیں گے۔

استحصال کرنے والے شر پسندوں سے بچانا:----ایک بہترین سیاسی نظام کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت ایسے فتنہ سامان شر انگیز عناصر کے خلاف جہاد کے لیے کمربستہ رہے۔

عدل وانصاف کا قیام:---"

اخلاقی اقدار کا فروغ:---"[33]

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھی کے نزدیک ایک صالح معاشرے کے قیام میں اعلیٰ اخلاق کا عام کرنا اور برے اخلاق سے معاشرے کو بچانا لازمی ہے، اس کے بغیر معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔

الحاصل:

1. مولانا کے نزدیک نزول قرآن کے مقاصد میں سے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل ہے۔
2. اعلیٰ اخلاق قومی حیات وبقاء کے ضامن ہیں۔
3. مولانا کے نزدیک مراتب کمال پانچ ہیں، اور ان میں سے پہلا مرتبہ اخلاق کا ہے۔
4. مولانا عبید اللہ سندھی کے نزدیک اخلاق کے بنیادی اصول چار ہیں، 1۔ طہارت، 2۔ اخبات، سماحت، عدالت
5. مولانا کے نزدیک دنیا کی سوسائٹی میں امانت انسان کی تکریم کا باعث ہے۔
6. ایفائے عقد ہی اجتماعیت کی روح ہے، اس کے بغیر اجتماعیت کا قیام ناممکن ہے۔
7. مولانا کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کا لازمی نتیجہ انسان دوستی ہے۔ جب کہ برے اخلاق کا نتیجہ انسان دشمنی ہے۔
8. مولانا کے نزدیک برے اخلاق آخرت میں جہنم کی آگ کی صورت میں ظاہر ہوں گئے

حواشی وحوالہ جات

References

1.1. Tafseel ke liye mulahiza ho, Farhang Asfia . j 1, s 127, 128, Nashir markazi urdu board, Lahore , Ilmi urdu lughat

2.Encyclopedia Americana U.S.A 1986, P 610

3.- The Oxford English Dictionary, Vol III, Oxford at the Clarendon Press, 1978, P 312
4.Encyclopedia Britannica U.S.A. 1973, P 752
5. GhazAli , imam, ahya Aloom Aldeen , mutrajim Mohammad Ahsen Siddiqui , daar Alashaat, Karachi , 1979, j 3 s 39
6. Walii Allah , Shah , imam,Hujjata Allah Al Balgha, mutrajim khAlil Ahmed , islami akadmi Lahore , 1977, s 254
7.Seuharvi, Hifz Al Rehman , Molana, ikhlaq aur Falsafah Ikhlaq, KhAlid maqbool publishers Lahore , March 1976, , s 2
8. Seuharvi, Hifz Al Rehman , Molana, ikhlaq aur fAlsafah ikhlaq, KhAlid maqbool publishers Lahore , March 1976, , s 6
9. Siddiqui , Bukhtiyar Husain, deebacha : fAlsafah ikhlaq (Chand Mughrabi mufakreen ke nazriaat) Dr Absar Ahmed , Lahore : sang e mil pbli kishnz, 1989, Page11, 10
10. GhazAli , imam, ahya Aloom Aldeen , mutrajim Mohammad Ahsen Siddiqui , daar Alashaat, Karachi , 1979, j 3, s 39, 40
11. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 113, Nashir Ratan pbli kishnz Islamabad, September 2006
12. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Shaoor oAaghi, muratab syed matloob Ali Zaidi, Nashir Rheemia mtboaat, Lahore , 2009 hamza s 25, 26
13. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, ilham Al Rehman , muratab Molana Moosa Jaar Allah , mutrajim o Nashir Molana Mohammad Muawiya, j 1 s 415
14. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah Molana, Tafseer Al Muqam Almehmood, muratab Molana Abdul Allah laghari, Editing Mufti Abdul Alqdir, tamheed aayat number 152 taa 162
15. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 100, Nashir Ratan pbli kishnz Islamabad, September 2006
16. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Shaoor oAaghi, muratab syed matloob Ali Zaidi, Nashir Rheemia mtboaat, Lahore , 2009 hamza s 26
17. maqAlat Sindhi seminar, professor Azer Hafeez , maqAlah banwan, Molana Sindhi ka tasawwur wahdat insaaniyat, s 53
18. surah baqra, aayat : 154, s 287
19. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Shaoor oAaghi, muratab syed matloob Ali Zaidi, Nashir Rheemia mtboaat, Lahore , 2009 hamza s 89, maqAlah number 2
20. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Al Muqam Almehmood, Editing Mufti Abdul Alqdir, Nashir muki Darulkutab Lahore , j 1 s 197, sun 1997 hamza
21. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 83, Nashir Ratan pbli kishnz Islamabad, September 2006
22. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 97, Nashir Ratan pbli kishnz Islamabad, September 2006
23. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 172, 173, Nashir Ratan pbli kishnz Islamabad, September 2006
24. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah Molana, Tafseer Al Muqam Almehmood, muratab Molana Abdul Allah laghari, Editing Mufti Abdul Alqdir, surah Al-baqrah, tashreeh aayat number 152
25. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah Molana, Tafseer Al Muqam Almehmood, muratab Molana Abdul Allah laghari, Editing Mufti Abdul Alqdir, surah Al-baqrah, tashreeh aayat number 152
26. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah Molana," Tafseer Al Muqam Almehmood ", muratab Molana Abdul Allah laghari, Editing Mufti Abdul Alqdir, tashreeh surah baqra, aayat number 153
27. Sindhi, Ubaid Allah Molana," Tafseer Al Muqam Almehmood ", muratab Molana Abdul Allah laghari, Editing Mufti Abdul Alqdir, tashreeh surah baqra, aayat number 154
28. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, Aamali Ubaidia, muratab Sheikh Basheer Ahmed , s 129, Nashir Ratan publikishnz Islamabad, September 2006

29. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, ilham Al Rehman , muratab Molana Moosa Jaar Allah , mutrajim o Nashir Molana Mohammad Muawiya, j 1 s 402
30. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, ilham Al Rehman , muratab Molana Moosa Jaar Allah , Mutrajim o Nashir Molana Mohammad Muawiya, j 1 s 402
31. Sindhi, Ubaid Allah , Molana, ilham Al Rehman , muratab Molana Moosa Jaar Allah , Mutrajim o Nashir Molana Mohammad Muawiya, j 1 s 402
32. Tafseel ke liye mulahiza ho, Sindhi, Ubaid Allah Molana, Tafseer Al Muqam Almehmood, dr Munir Ahmed Mughal, Page 154, 155
33. Tafseel ke liye mulahiza ho, syed matloob Ali Zaidi, Shaoor o Aagahi, Afadat Ubaid Allah Sindhi, maqAlah number 12, Page 212, 213, Nashir Idaara Rheemia Lahore Saal taba-at January 2020 ,

---

[1]۔For details, see Farhang Asifia. Vol. 1, pp. 127, 128, Publisher Central Urdu Board, Lahore, Ilmi Urdu Dictionary

[2] - Encyclopedia Americana U.S.A 1986, P610

[3] - The Oxford English Dictionary, Vol III, Oxford at the Clarendon Press, 1978, P 312

[4] - Encyclopedia Britannica U.S.A. 1973, P752

[5]۔ غزالی، امام، احیاءعلوم الدین، مترجم محمد احسن صدیقی، دارالاشاعت، کراچی، 1979، ج3ص39

[6]۔ولی اللہ، شاہ، امام، حجۃ اللہ البالغہ، مترجم خلیل احمد، اسلامی اکادمی لاہور، 1977، ص254

[7]۔ سیوہاروی، حفظ الرحمن، مولانا، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، خالد مقبول پبلشرز لاہور، مارچ 1976،، ص2

[8]۔ سیوہاروی، حفظ الرحمن، مولانا، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، خالد مقبول پبلشرز لاہور، مارچ 1976،، ص6

[9]۔ صدیقی، بختیار حسین، دیباچہ: فلسفۂ اخلاق (چند مغربی مفکرین کے نظریات) ڈاکٹر ابصار احمد، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۹ء، ص ۱۰، ۱۱

[10]۔ غزالی، امام، احیاءعلوم الدین، مترجم محمد احسن صدیقی، دارالاشاعت، کراچی، 1979، ج3، ص39، 40

[11] سندھی، عبیداللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص113، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[12]، سندھی، عبیداللہ، مولانا، شعور واگہی، مرتب سید مطلوب علی زیدی، ناشر رحیمیہ مطبوعات، لاہور، 2009ء ص25، 26

[13]۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا، الہام الرحمن، مرتب مولانا موسی جاراللہ، مترجم وناشر مولانا محمد معاویہ، ج1ص415

[14] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبیداللہ مولانا، تفسیر المقام المحمود، مرتب مولانا عبداللہ لغاری، بتحقیق مفتی عبدالقدیر، تمہید آیت نمبر 152 تا 162

[15] سندھی، عبیداللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص100، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[16]۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا، شعور واگہی، مرتب سید مطلوب علی زیدی، ناشر رحیمیہ مطبوعات، لاہور، 2009ء ص26

[17]۔ مقالات سندھی سیمینار، پروفیسر آذر حفیظ، مقالہ بعنوان، مولانا سندھی کا تصور وحدت انسانیت، ص53

[18]۔ سورہ بقرۃ، آیت: 154، ص287

[19] ۔ سندھی، عبیداللہ، مولانا، شعور واگہی، مرتب سید مطلوب علی زیدی، ناشر رحیمیہ مطبوعات، لاہور، 2009ء ص89، مقالہ نمبر2

[20] سندھی، عبیداللہ، مولانا، المقام المحمود، بتحقیق مفتی عبدالقدیر، ناشر مکی دارالکتب لاہور، ج1ص197، سن 1997ء

[21] سندھی، عبیداللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص83، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[22]۔سندھی، عبید اللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص97، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[23]۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبید اللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص173، 172، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[24]تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبید اللہ مولانا، تفسیر المقام المحمود، مرتب مولانا عبد اللہ لغاری، بتحقیق مفتی عبد القدیر، سورۃ البقرۃ، تشریح آیت نمبر 152

[25]۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبید اللہ مولانا، تفسیر المقام المحمود، مرتب مولانا عبد اللہ لغاری، بتحقیق مفتی عبد القدیر، سورۃ البقرۃ، تشریح آیت نمبر 152

[26]۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبید اللہ مولانا، "تفسیر المقام المحمود"، مرتب مولانا عبد اللہ لغاری، بتحقیق مفتی عبد القدیر، تشریح سورۃ بقرۃ، آیت نمبر 153

[27]۔سندھی، عبید اللہ مولانا، "تفسیر المقام المحمود"، مرتب مولانا عبد اللہ لغاری، بتحقیق مفتی عبد القدیر، تشریح سورۃ بقرۃ، آیت نمبر 154

[28]۔سندھی، عبید اللہ، مولانا، امالی عبیدیہ، مرتب شیخ بشیر احمد، ص129، ناشر رتن پبلی کیشنز اسلام آباد، ستمبر 2006

[29]۔سندھی، عبید اللہ، مولانا، الہام الرحمن، مرتب مولانا موسی جار اللہ، مترجم و ناشر مولانا محمد معاویہ، ج1 ص402

[30]۔سندھی، عبید اللہ، مولانا، الہام الرحمن، مرتب مولانا موسی جار اللہ، مترجم و ناشر مولانا محمد معاویہ، ج1 ص402

[31]۔سندھی، عبید اللہ، مولانا، الہام الرحمن، مرتب مولانا موسی جار اللہ، مترجم و ناشر مولانا محمد معاویہ، ج1 ص402

[32]۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سندھی، عبید اللہ مولانا، تفسیر المقام المحمود، بتحقیق ڈاکٹر منیر احمد مغل، ص155، 154

[33]۔تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، سید مطلوب علی زیدی، شعور و آگہی، افادات عبید اللہ سندھی، مقالہ نمبر 12، صفحہ 212، 213، ناشر ادارہ رحیمیہ لاہور سال طباعت جنوری 2020

References

1. Ghazali, Imam, Ahya Ulum-ud-Din, translated by Muhammad Ahsan Siddiqui, Dar-ul-Prakashan, Karachi, 1979, vol. 3 p. 39
2. Waliullah, Shah, Imam, Hujjatullah al-Mature, translated by Khalil Ahmed, Islamic Academy, Lahore, 1977, p. 254
3. Siwaharvi, Hafez-ur-Rehman, Maulana, Ethics and Philosophy of Ethics, Khalid Maqbool Publishers, Lahore, March 1976, p. 2
4. Siwaharvi, Hafez-ur-Rehman, Maulana, Ethics and Philosophy of Ethics, Khalid Maqbool Publishers, Lahore, March 1976, p. 6
5. Siddiqui, Bakhtiar Hussain, Preface: Philosophy of Ethics (Views of Some Western Thinkers) Dr. Basar Ahmed, Lahore: Milestone Publications, 1989, pp. 11,10
6. Ghazali, Imam, Ahya Ulum-ud-Din, translator Muhammad Ahsan Siddiqui, Dar-ul-Pasat, Karachi, 1979, vol. 3, pp. 39, 40
7. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidiya, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, p. 113, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
8. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Chetna Vaghi, Compiled by Sayyid Wanted Ali Zaidi, Publisher Rahimia Publications, Lahore, 2009, pp. 25, 26
9. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Ilham-ur-Rehman, Compiled by Maulana Musa Jarallah, Translator and Publisher Maulana Muhammad Muawiyah, Vol. 1, p. 415
10. For details, see Sindhi, Ubaidullah Maulana, Tafsir-ul-Muqam-ul-Mahmud, compiled by Maulana Abdullah Leghari, by Mufti Abdul Qadeer, Tamheed verses 152-162.
11. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidia, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, p. 100, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
12. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Chetna Vaghi, compiled by Sayyid Wanted Ali Zaidi, Publisher Rahimia Publications, Lahore, 2009, p. 26
13. Essays Sindhi Seminar, Prof. Azar Hafeez, Thesis titled, Maulana Sindhi's Concept of Wahdat-e-

Insaniyat, p. 53

14. Surah Al-Baqara, Verse 154, p. 287
15. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Chetna Vaghi, Compiled by Syed Wanted Ali Zaidi, Publisher Rahimia Publications, Lahore, 2009, p. 89, Thesis No. 2
16. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Al-Muqam-ul-Mahmood, by Mufti Abdul Qadeer, Publisher, Makki Dar-ul-Kutub, Lahore, vol. 1, p. 197, 1997
17. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidia, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, p. 83, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
18. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidia, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, p. 97, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
19. For details, see Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidiya, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, pp. 172-173, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
20. For details, see Sindhi, Ubaidullah Maulana, Tafsir-ul-Muqam-ul-Mahmood, Compiled by Maulana Abdullah Leghari, by Mufti Abdul Qadeer, Surah Al-Baqara, Interpretation Verse No. 152
21. For details, see Sindhi, Ubaidullah Maulana, Tafsir-ul-Muqam-ul-Mahmood, Compiled by Maulana Abdullah Leghari, by Mufti Abdul Qadeer, Surah Al-Baqara, Interpretation Verse No. 152
22. For details, see Sindhi, Ubaidullah Maulana, Tafseer-ul-Muqam-ul-Mahmud, compiled by Maulana Abdullah Leghari, by Mufti Abdul Qadeer, Interpretation of Surah Baqara, Verse No. 153
23. Sindhi, Ubaidullah Maulana, "Tafseer-ul-Muqam-ul-Mahmood", compiled by Maulana Abdullah Leghari, by Mufti Abdul Qadeer, Interpretation of Surah Baqara, Verse No. 154
24. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Amali Ubaidiya, compiled by Sheikh Bashir Ahmad, p. 129, Publisher Ratan Publications Islamabad, September 2006
25. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Ilham-ur-Rehman, Compiled by Maulana Musa Jarallah, Translator and Publisher Maulana Muhammad Muawiyah, Vol. 1, p. 402
26. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Ilham-ur-Rehman, Compiled by Maulana Musa Jarallah, Translator and Publisher Maulana Muhammad Muawiyah, Vol. 1, p. 402
27. Sindhi, Ubaidullah, Maulana, Ilham-ur-Rehman, Compiled by Maulana Musa Jarallah, Translator and Publisher Maulana Muhammad Muawiyah, Vol. 1, p. 402
28. For details, see Sindhi, Ubaidullah Maulana, Tafsir-ul-Muqam-ul-Mahmud, by Dr. Munir Ahmad Mughal, pp. 154-155.
29. For details, see Sayyid Wanted Ali Zaidi, Consciousness and Awareness, Afadat Obaidullah Sindhi, Thesis No. 12, pp. 212, 213, Publisher Rahimia Lahore Year Printed January 2020